بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

روز جمعرات

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۶؍شوال ۱۳۹۱ھ ۲۵؍نبوت ۱۳۵۰ ہش، ۲۵؍نومبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۷۱

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۴؍نبوت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۳؍نبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۲۴؍نبوت - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ سر اور گلے میں درد کی شکایت ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آپ کی عمر میں غیر معمولی برکت بخشے اور تا دیر آپ کو سلامت رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حتی الوسع تمام دوستوں کو جلسہ سالانہ میں ضرور شامل ہونا چاہیئے

میری دعا ہے کہ اس جلسہ میں شامل ہونیوالوں کو اللہ تعالےٰ اجرِ عظیم بخشے آمین

جلسہ سالانہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تاکیدی ارشادات

جلسہ سالانہ پر آنے کی تاکید

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اسکے رسول ؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

جلسہ سالانہ کی غرض

۱- "اس جلسہ کی بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقعہ ملے اور انکے معلوماتِ دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔"

۲- "صرف طلبِ علم اور مشورۂ امدادِ اسلام اور ملاقاتِ اخوان کیلئے یہ جلسہ تجویز کیا ہے۔"

۳- "ماسوا اِسکے اِس جلسہ میں یہ ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سفید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔"

۴- "اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔"

(اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء)

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دُعاء

"مَیں دُعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور انکو اجرِ عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور انکی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دے اور اُن کے ہمّ و غم دُور فرمائے اور انکو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہ اُن پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر انکے بعد اُنکا خلیفہ ہو۔ اے خدا، اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکلکشا یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں .... روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوّت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔" اٰمین ثم اٰمین۔"

(اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ر نبوت ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت کا اہم ترین تقاضا ——— اتحاد

گزشتہ شمارہ میں ہم نے حملہ آور دشمن کا مقابلہ کر کے سرحدوں کی حفاظت کرنے والی مسلمان فوجوں نیز اس تعلق میں عام شہریوں اور باشندگانِ ملک کے فرائض اور ذمہ داریوں پر قرآن مجید کی رُو سے روشنی ڈالی تھی اور بتایا تھا کہ جہاں سرحدوں کی حفاظت کا فریضہ ادا کرنے والی افواج کا صبر، مصابرت اور مرابطت کے اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے، وہاں دیگر باشندگانِ ملک کا فرض ہے کہ وہ باہمی اتحاد و اتفاق، ثبات قدم، شجاعت کے بے مثال مظاہرے، اللہ اور رسولؐ کے احکام کی خاص تعہد کے ساتھ اطاعت اور بکثرت ذکرِ الٰہی اور دُعاؤں کے ذریعہ طلبِ نصرت میں لگے رہیں۔ اگر ہر دو نوعیت کے اِن فرائض کو ایک مسلمان قوم پوری مستعدی اور جانسوزی کے ساتھ ادا کرے تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اُس قوم کو حملہ آور دشمن کے مقابلہ میں خواہ وہ کتنا ہی زیادہ طاقتور کیوں نہ ہو، ضرور فتحیاب کرے گا اور اسے غلبہ عطا فرمائے گا۔

موجودہ حالات میں جبکہ پاکستان سے پانچ گنا زیادہ بڑا اور طاقتور ملک اس کی سالمیت کو پارہ پارہ کرنے پر تُلا ہوا ہے۔ اور اس نے اپنی پوری فوجی طاقت سرحدوں پر لا جمع کی ہے۔ اور باقاعدہ اعلانِ جنگ کئے بغیر مشرقی پاکستان پر پوری قوت کے ساتھ بھرپور حملہ کر دیا ہے۔ ہم جملہ اہلِ پاکستان کا یہ فرض ہے کہ ہم قرآنی ہدایات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ایک طرف صبر، مصابرت اور مرابطت کا اور دوسری طرف قومی اتحاد و اتفاق، ثباتِ قدم، عدیم النظیر شجاعت، اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت نیز پُرسوز دُعاؤں اور بکثرت ذکرِ الٰہی کے ذریعہ طلبِ نصرت کا ایسا عملی نمونہ پیش کریں کہ خدا تعالیٰ فوجِ ملائک کو اُتار کر پاکستان کی خود حفاظت فرمائے اور اسے حملہ آور دشمن پر سدا قائم رہنے والا غلبہ عطا کرے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری مایۂ ناز افواج تعداد اور وسائل کی کمی کے باوجود دشمن سے بڑھ کر شجاعت کے مسلسل اظہار اور کمال درجہ بے جگری کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرنے اور ملکی دفاع کا فریضہ کمال درجہ مہارت اور خوش اسلوبی سے ادا کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتیں۔ وہ ایک دفعہ نہیں کئی بار اس کا عملی ثبوت پیش کر کے دُنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال چکی ہیں۔

بحیثیت مجموعی عوام کی حب الوطنی اور جاں نثاری و فداکاری بھی بحمد اللہ تعالیٰ ضرب المثل کا درجہ رکھتی ہے اور ایک دنیا اس کی قائل و معترف ہے حتیّٰ کہ دُنیا کے وہ ممالک بھی جن کے اخبارات اور ابلاغِ عامہ کے دیگر ذرائع پاکستان کے خلاف دن رات زہر اُگلتے رہتے ہیں پاکستان کی اس باطنی طاقت سے خائف ہیں۔ وہ مخالفت کے جوش میں کبھی نہ کبھی پاکستان کی اس باطنی طاقت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہتے۔ چنانچہ ابھی حال ہی میں پرتگال کے سب سے زیادہ با اثر اور کثیر الاشاعت اخبار DIARIO DE NOTICIAS نے اپنی ایک اشاعت میں پاکستان کے خلاف بھارت کی معاندانہ روش پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"ہر چند کہ افرادی طاقت اور ساز و سامان کے اعتبار سے بھارت کو عددی تفوق حاصل ہے لیکن پاکستان جو جذبۂ حب الوطنی سے سرشار ہے بھارت کے اس عددی تفوق کے باوجود اُس سے کسی اعتبار سے بھی خائف نہیں ہے۔"

(بحوالہ پاکستان ٹائمز ۲۰ر نومبر ۱۹۷۱ء)

اسی طرح لنڈن سے شائع ہونے والے مشہور اخبار "ابزرور" میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں پاکستانی افواج کی جنگی صلاحیتوں اور پاکستانی عوام کے جذبۂ حب الوطنی کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے نامہ نگار نے لکھا ہے:۔

(۱) "موجودہ صورتِ حال نہ تو کھلی کھلی جنگ کی آئینہ دار ہے اور نہ واضح طور پر امن پر دلالت کرتی ہے۔ جنگ اور امن کے بین بین اس بھڑکی ہوئی صورتِ حال کو برقرار رکھتے چلے جانے سے مسز اندرا گاندھی کی کوششیں بد اندیشی پر مبنی ہوتے ہوئے انتہائی خطرناک ہیں کیونکہ جب پاکستان کے اتحاد اور سالمیت کو بچانے اور برقرار رکھنے کا سوال ہو تو پھر ایک پاکستانی سے بڑھ کر جری اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"

(۲) "پاکستانی افواج کی جنگی صلاحیتوں سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اگر حملہ آور ہندوستانیوں سے انکا مقابلہ ہوا، تو یہ مقابلہ ان میں ایک نیا جوش اور نئی رُوح پھونکنے کا موجب ہوگا اور وہ اُس بے جگری کا مظاہرہ کریں گے جو اُن لوگوں کا خاصہ ہوتی ہے جنہیں جان کی بازی لگانے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔"

(بحوالہ پاکستان ٹائمز ۲۰ر نومبر ۱۹۷۱ء)

الغرض ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہماری اصل طاقت صبر، مصابرت اور مرابطت کے اوصاف نیز ناقابلِ تسخیر اتحاد و اتفاق، بے نظیر ثباتِ قدم نیز اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت، دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے ذریعہ طلبِ نصرت اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ ہے۔ یہ باطنی طاقت اتنی زبردست اور ناقابلِ تسخیر ہے کہ دُنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اِس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔

بایں ہمہ یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ موجودہ نازک ترین حالات میں جبکہ ہماری بہادر افواج اور عوام بیرونی جارحیت کا مقابلہ کرنے میں مصروف ہیں بعض ہفت روزہ اخبارات بے بنیاد الزام تراشی اور بہتان طرازی سے کام لے کر فرقہ وارانہ منافرت کو ہوا دے کر قومی اتحاد کو کمزور کرنے کی روش پر گامزن ہیں۔ حالانکہ قرآنی ہدایت وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ کے مطابق قومی اتحاد کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی آج جس قدر ضرورت ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔ وہ نہیں جانتے (اور اگر جانتے ہیں تو لائقِ صد ماتم ہے انکی یہ روش) کہ اُن کی یہ افتراق انگیز کارروائی موجودہ نازک ترین حالات میں پاکستان کے لئے کس قدر نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے اور دشمن کو خوش ہونے اور بغلیں بجانے کا موقع فراہم کر سکتی ہے۔ وقت کا اہم ترین تقاضا ہے اتحاد، اتحاد، اتحاد۔ اِس اہم ترین تقاضے سے چشم پوشی قومی مفاد کے سراسر خلاف ہے۔

ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری قومی زندگی کے اِس نازک ترین دور میں ہماری قوم کی رہنمائی فرمائے، وقت کے اہم ترین تقاضا کو پہچاننے اور قومی اتحاد کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی توفیق عطا فرمائے، نیز اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرنے اور بکثرت ذکرِ الٰہی اور دُعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت طلب کرنے کی توفیق بخشے تا فتح و نصرت اور غلبہ کے خدائی وعدے پاکستان کے حق میں جلد پورے ہوں اور پاکستان اپنے ہر دشمن کو مغلوب کرتا ہوا مضبوط سے مضبوط تر ہوتا اور شاہراہِ ترقی پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ آمین

اعمال میں ایک قیراط کمی

ایک رواج ایسا ہے جو بظاہر بے ضرر معلوم ہوتا ہے اور مغربی تمدن کے زیر اثر فی زمانہ بہت عام بھی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں انسان کے اعمال میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جاتا ہے اور وہ ہے بلا ضرورت کُتّا پالنا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَمْسَکَ کَلْبًا فَاِنَّہٗ یَنْقُصُ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ، وَلَا مَاشِیَۃٍ، وَلَا اَرْضٍ، فَاِنَّہٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ قِیْرَاطَانِ کُلَّ یَوْمٍ (بخاری کتاب الحرث)

یعنی جو شخص بلا ضرورت کُتّا رکھتا ہے ہر روز اُسکے اعمال میں ایک قیراط کم ہو جاتا ہے ہاں انسان حسب ضرورت فصل اور ریوڑ کی رکھوالی کے لئے کُتّا رکھ سکتا ہے۔ مسلم کی روایت میں ہے جو شخص شکاری کتّے یا مویشی یا کھیتی کی رکھوالی کرنے والے کتّے کے سوا صرف شوقیہ کُتّا پالتا ہے اُسکے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

نیک ساتھی کی فیض رسانی

نیک ساتھی اپنی ذات میں فیض رساں ہوتا ہے اور بُرا ساتھی ہمیشہ بُرا اثر ڈالتا ہے۔ ان میں سے اوّل الذکر کے ذریعہ پہنچنے والے فیض اور مؤخر الذکر کے ذریعہ پہنچنے والے ضرر اور نقصان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت لطیف مثال سے واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَجَلِیْسِ السُّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَکَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْہُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً وَنَافِخُ الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُّحْرِقَ ثِیَابَکَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا مُّنْتِنَۃً۔ (مسلم کتاب البر والصلة)

یعنی نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال اُن دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اُٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اُٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دیدیگا یا تو اسے خرید لیگا ورنہ کم از کم تو اسکی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا۔ بھٹی جھونکنے والا تیرے کپڑے جلا دیگا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفر و اسلام کے مابین فیصلہ کن معرکہ —— جنگِ احزاب

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل۔ سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۳)

بنو نضیر نے مدینہ سے نکل کر خیبر میں آباد ہونے کے بعد قریش مکہ کے ساتھ تعلقات پہلے سے بھی زیادہ مضبوط بنا لئے تمام طاغوتی طاقتیں جو اسلام کے خلاف سینہ سپر تھیں متحد ہو گئیں۔ یہود نے مکہ جا کر قریش کو برانگیخت کرتے ہوئے یہاں تک کہا کہ مسلمانوں کے مذہب سے تمہارا مذہب بت پرستی اچھا ہے اور بتوں کی تعریف میں مبالغہ کرنے لگے اپنے اموال پیش کئے اور کہا اگر تم ہمارا ساتھ دو تو اسلام کا استیصال کیا جا سکتا ہے۔ یہود کا ایک وفد مکہ سے نجد گیا اور وہاں قبیلہ غطفان کو جنگ کے لئے آمادہ کیا اور غطفان کے حلیف قبائل فزارہ۔ مرہ اور اشجع کو تیار کیا۔ بنو سلیم اور بنو اسد بھی اسلام کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اب کیا تھا ان قبائل میں ہتھیار بننے شروع ہو گئے لوہاروں کی دکانوں اور مکانوں سے ہتھوڑوں کی آوازیں آنے لگیں اور یہ قبائل مسلح ہو کر اسلام کو ہمیشہ ہمیش کے لئے نعوذ باللہ نیست و نابود کرنے کے عزم سے مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

مدینہ میں بنو قریظہ نے بھی بغاوت کی اور کہا کہ لا عقد بیننا وبین محمد ولا عہد۔ ہمارے اور محمدؐ کے درمیان کوئی عہد و پیمان نہیں ہے۔

یہود اور قبائل عرب کے اتحاد کے بعد مسلمانوں کے خلاف عام بغاوت کا اعلان کر دیا گیا۔ بس بڑے بڑے سرداروں نے اپنی کوششوں کو یکجا اکٹھا کر کے ایک لشکر جرار تیار کیا۔ جس کی تعداد دس ہزار سے پندرہ ہزار تک بیان کی جاتی ہے قرآن مجید میں اس کا نام جنگ احزاب ہے ۔۔۔۔ جو حزب کی جمع ہے اور احزاب کے معنے عربی زبان میں کل قوم تشاکلت قلوبھم واعمالھم فھم احزاب وان لم یلق بعضھم بعضاً ۔۔ ہر وہ قوم جن کے دل و عمل باہم اکٹھے ہوں۔ اگرچہ آپس میں ان کی ملاقات نہ ہوئی ہو

اب اس سارے لشکر کا کمانڈر انچیف ابو سفیان بن حرب تھا ان کے پاس سامان خوراک و رسد بھی کافی تھا لشکر مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کی نقل و حرکت معلوم کرنے کے لئے انتظام کر رکھا تھا۔ چنانچہ قبل اس کے کہ یہ لشکر مدینہ پر چڑھائی کرتا آپ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے چھ دنوں کے اندر ایک خندق کھدوالی تاکہ دشمن مدینہ تک پہنچ ہی نہ سکے مدینہ کے ایک طرف تو چٹانوں کی روک تھی اور دوسری طرف مکانات کی دیواریں حائل تھیں۔ اس لئے وہ طرف جو کھلی تھی وہاں خندق کھودی گئی اور تقسیم کار کے مطابق اس خندق کو پندرہ پندرہ فٹ کے ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ہر ٹکڑا دس صحابہ کے سپرد فرما دیا۔ کھدوائی کا کام شروع ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس خندق کھودنے میں صحابہؓ کے ساتھ شریک تھے اور صحابہ یہ شعر پڑھتے تھے۔

نحن الذین بایعوا محمداً
علی الجہاد ما بقینا ابداً

ہم نے محمدؐ کی بیعت کی ہے اور ہم زندگی تک جہاد کرتے رہیں گے۔

اس خندق کی چوڑائی اور گہرائی اتنی تھی کہ تیز سے تیز گھوڑا بھی اس کو پار نہیں کر سکتا تھا۔ کفار قریش اور قبائل کے دماغ میں اس نئے طریق دفاع کا تصور تک نہ تھا اور وہ اس سے بالکل ناآشنا تھے۔ چنانچہ یہ لشکر جرار خندق کے قریب آ کر رک گیا مسلمان اس منظر کو اپنے مکانوں سے دیکھ رہے تھے کہ لشکر کی تعداد اور نفری بہت زیادہ ہے خوراک کا ذخیرہ بھی وافر ہے بہترین اسلحہ سے مسلح ہے۔ ان کے پاس بہترین قسم کے گھوڑے اور اونٹ ہیں لیکن اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کے پاس سازو سامان بہت کم تھا اور اسلامی لشکر کی تعداد بھی صرف تین ہزار تھی۔ خدا تعالیٰ نے اس جنگ احزاب کا نقشہ بایں الفاظ قرآن کریم میں ذکر کیا ہے۔

اذ جاءوکم من فوقکم ومن اسفل منکم واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر وتظنون باللہ الظنونا ھنالک ابتلی المومنون وزلزلوا زلزالاً شدیداً

(الاحزاب ایت ۱۱-۱۲)

جب تمہارے مخالف تمہاری اوپر کی طرف سے بھی اور نیچے کی طرف سے بھی آ گئے تھے اور جبکہ آنکھیں گھبرا کر ٹیڑھی ہو گئی تھیں اور دل دھڑکتے ہوئے حلق تک آ گئے تھے اور تم اللہ کے متعلق مختلف شکوک میں مبتلا ہو گئے تھے اس وقت مومن ایک بڑے ابتلاء میں ڈال دئے گئے تھے اور سخت ہلائے گئے تھے۔

(۴)

یہ تو جنگ کے ظاہری حالات تھے مگر فرزندانِ توحید کے حوصلے انتہائی بلند تھے اور ان کے اندر جذبہ محبت و فدائیت موجزن تھا۔ چند دن رکنے کے بعد انہوں نے یہ تدبیر کی کہ خندق کے محافظ مسلمان دستوں پر تیر اندازی شروع کر دی جب مسلمان پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے تو گھڑ سوار خندق کو پار کرنے کی کوشش کرتے لیکن یہ طریقہ نتیجہ خیز ثابت نہ ہوا چنانچہ کفار مکہ نے خندق کے ایک کونہ میں مٹی ڈال کر راستہ بنایا اور اس جگہ کو حملہ کرنے کے لئے انتخاب کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مختلف حصوں میں پھیلا کر تاکید کی کہ چاہے حالات کسی قسم کے بھی ہوں کسی قسم کی سستی اور غفلت نہ کی جائے۔ ایک مشہور عرب پہلوان عمرو بن عبدود نے اپنے لشکر سے آگے نکل کر انفرادی جنگ کے لئے ھل من مبارز کا نعرہ لگایا۔ حضرت علیؓ خود اس کے مقابلہ میں نکلے اور اس کا سر قلم کر دیا ایک اور کفار کا مشہور جرنیل نوفل خندق کو پھاندتے ہوئے مارا گیا۔ اس جرنیل کی لاش لینے کے لئے ابو سفیان نے دس ہزار درہم کی پیش کش کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لاش ہمارے کس کام کی ہے تم اسے بڑے شوق سے اٹھا کر لے جاؤ ہم اس کے بدلہ میں کوئی قیمت نہیں لیتے یہ دن حملہ کا انتہائی سخت تھا۔ تمام دن جنگ ہوتی رہی۔ کفار تیروں کی یورش کرتے رہے مگر مسلمانوں کے دلیرانہ دفاع اور حسن انتظام کی وجہ سے ناکام ہوتے اور سب سے بڑھ کر تائید ایزدی نے اعجازی نصرت فرمائی۔ یہی وہ جنگ ہے کہ جس میں حضرت صفیہؓ نے بھی جنگ کے جوہر دکھائے اور آپ نے ایک یہودی جاسوس کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یہ جنگ اور محاصرہ بیس دن رہا۔ مسلمانوں کی ثابت قدمی اور استقامت نتیجہ خیز ہوئی پھر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی اس رنگ میں بھی مدد کی کہ ایک رات خطرناک قسم کی آندھی چلی جس سے خیمے اکھڑ گئے۔ رسیاں کٹ گئیں۔ قرآن شریف میں اس کا ذکر یوں ہوا ہے۔

یا ایھا الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیھم ریحاً وجنوداً لم تروھا وکان اللہ بما تعملون بصیراً۔

اے مومنو! اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر اس وقت کی جب کہ تم پر کچھ لشکر چڑھ آئے تھے اور ہم نے ان کی طرف ایک ہوا بھیجی تھی اور ایسے لشکر بھیجے تھے جن کو تم نہیں دیکھتے تھے اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔

مشرکین راتوں رات بھاگ گئے اور میدان خالی ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت حال کو دیکھ کر فرمایا:۔

الآن نغزوھم ولا یغزوننا
(بخاری)

یعنی آئندہ ہم قریش کے خلاف نکلیں گے انہیں ہمارے خلاف نکلنے کی ہمت نہیں ہوگی۔

جنگ احزاب جس کو جنگ خندق بھی کہتے ہیں اور جو اچانک اور ظاہری توقع کے بالکل خلاف جلد ختم ہو گئی تھی۔ ایک نہایت خطرناک جنگ تھی اور ایک گہرا منصوبہ تھا جو مسلمانوں کے خلاف کیا گیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی تائید کی اور کفر کی طاقتیں ہمیشہ کے لئے مایوس ہو گئیں۔ اور اس کے بعد دوبارہ قریش اور قبائل عرب کو مدینہ پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

تاریخ اسلام کے اوراق بتلاتے ہیں کہ جب بھی مسلمانوں نے پورے اتحاد اور جذبہ فدائیت سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ دشمن کو شکست فاش ہوئی اور مسلمانوں کو کامیابی اور فتح ہوئی۔ کیونکہ ان کے سینوں میں

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا عملی جذبہ اور روح کارفرما تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتاکم بالخیر

محترم جناب خان فضل محمد خان صاحب مرحوم

(از مکرم مولوی محمد منور صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن تنزانیہ مشرقی افریقہ)

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے ماتحت مجھے ۱۹۴۶ء کے شروع میں پہلی بار بطور مبلغ کانپور بھجوایا گیا۔ اس جماعت کے سیکرٹری تبلیغ محترم جناب خان فضل محمد خان صاحب تھے۔ سب سے پہلے میرا قیام محترم میر عبد القادر صاحب مرحوم کے ساتھ رہا۔ وہ بھی اکیلے تھے اور تبلیغ کا جنون رکھتے تھے۔ ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے مجھے اپنے کام میں بہت سہولت رہی فارغ وقت میں وہ مجھے اپنے دوستوں سے ملاتے اور خود بھی بڑے جوش سے تبلیغ کرتے۔ ان کے اخلاص اور جذبۂ قربانی سے میں نے بہت اچھا اثر لیا۔ مرحوم کی آواز سریلی اور جاذب تھی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام بڑے سوز سے پڑھتے جو سامعین کے دلوں کی پاکیزگی کا باعث ہوتا۔ بعد میں حالات کے تقاضا کے ماتحت وہ ایران چلے گئے اور اپنے مصفّے ایمان اور گہرے خلوص کی وجہ سے وہاں کی جماعت کے صدر کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے مگر عمر نے وفا نہ کی اور وہیں انتقال کر گئے۔ ربوہ میں مجھے ان کی نماز جنازہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

۱۹۴۶ء کا زیادہ حصہ میں مرحوم خان صاحب کے ہاں رہا۔ ان کے بچے وطن میں تھے اس لئے ہمارا وقت بہت عمدگی سے گزرا میری عمر اس وقت چوبیس سال تھی اور تبلیغی میدان میں بالکل نیا تھا۔ غریب الوطنی کا احساس بھی تھا لیکن محترم خان صاحب مرحوم کی رفاقت اور شفقت کی وجہ سے مجھے یوں محسوس ہوا کہ گویا میں اپنے گھر میں مقیم ہوں مرحوم کو تبلیغ کا بے پناہ شوق تھا۔ آرڈیننس کے محکمہ میں اچھی ملازمت پر تھے۔ جب کام سے واپس لوٹتے تو فوراً تبلیغی سفر کا پروگرام تیار ہو جاتا اور کسی ہوٹل میں یا کسی واقف کار کے گھر میں مذہبی گفتگو شروع ہو جاتی۔ گفتگو بہت پُرجوش اور دل میں اتر جانے والی ہوتی مدلل ہونے کے ساتھ ساتھ فصیح و بلیغ بھی ہوتی اور سننے والوں پر آپ کی زبان دانی اور شیریں بیانی کا نمایاں اثر ہوتا۔

کانپور ایک صنعتی شہر ہے اور وہاں ہر مذہب کے نوجوان بڑی تعداد میں کمیونزم سے متاثر تھے۔ یہ نوجوان بھی اپنے رنگ میں خاصے جوشیلے تھے۔ مگر مرحوم خان صاحب کی مسلسل ملاقاتوں کی وجہ سے کئی مسلمان نوجوان جو کمیونسٹ ہو چکے تھے دوبارہ مسلمان ہو کر ہماری جماعت میں شامل ہو گئے۔ کئی لوگ گھر پر ملنے آتے تو ان سے بھی تبلیغی گفتگو کا سلسلہ چل نکلتا کیونکہ مرحوم کو ادھر ادھر کی گفتگو سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ ہمیشہ مذہبی باتوں کا تذکرہ رہتا اور آنے والوں کی چائے اور شیرینی سے تواضع فرماتے۔ یہ خاطر تواضع آپ کو بہت مرغوب خاطر تھی۔ اور آپ اسے تبلیغ کا حصہ سمجھتے تھے۔

سب سے بڑی بات جس کا میری طبیعت پر اب تک اثر ہے وہ ان کی حلیمی اور شفقت تھی۔ مجھ سے کئی بار کوتاہیاں ہوئی ہوں گی۔ لیکن مرحوم نے کبھی اشارۃً بھی میری کسی غلطی کو مجھ پر ظاہر نہ ہونے دیا۔ ہمیشہ شگفتہ اور ہشاش بشاش چہرہ دیکھنے میں آتا اور بڑی محبت اور عزت سے خطاب فرماتے۔ ایک اتوار کو کسی دوست کے ہمراہ شکار کو گئے اور کافی رات گئے گھر واپس لوٹے اور آتے ہی شکار کو صاف کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اس خیال سے کہ بہت تھک گئے ہوں گے میں نے ان کے لئے چائے تیار کی۔ لیکن چونکہ چائے بنانے کا تجربہ نہیں تھا چائے کی پتی کافی مقدار میں ڈال دی۔ قہوہ اس قدر تلخ تھا کہ میں اس کا ایک گھونٹ بھی نہ لے سکا۔ مگر مرحوم بڑے مزے سے پی گئے اور ایک لفظ بھی ناپسندیدگی کا زبان پر نہ لائے۔

جماعتی لحاظ سے بھی ان کا دور قابل تعریف رہا۔ عہدیداران اور جماعت کے دوسرے افراد سے کبھی کوئی جھگڑا یا تلخ کلامی نہ ہوئی۔ سارے معاملات پُرحکمت رنگ میں برادرانہ اور ناصحانہ انداز سے حل فرماتے اور جماعت کی تنظیم کی مضبوطی اور افراد کے اتحاد کا باعث بنتے۔ کانپور کی ساری جماعت بڑی محبت کرنے والی اور خدمت گزار تھی تقسیم ہند کے بعد تو کئی احباب اور بزرگ کانپور سے ہجرت کر گئے مگر میں نے ان میں جس قدر وقت گزارا ہے وہ مجھے ان کی محبت اور ہمدردی کی وجہ سے ہمیشہ یاد رہے گا۔ مرحوم خان صاحب سے میں نے تبلیغی میدان میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ان کی تمام نیکیوں کا انہیں عظیم الشان اجر عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

مومن کی حقیقی عید

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مومن کی حقیقی عید اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی عظمت کے بیان کرنے میں ہی ہے۔ پس اگر ہم دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عظمت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس کے نام کو پھیلا دیں۔ اس کی بڑائی کو ثابت کر دیں اور اپنی تمام کوشش اور مساعی اس غرض کے لئے وقف کر دیں کہ خدا تعالیٰ کا نام بلند ہو تو یقیناً ہماری عید حقیقی عید کہلا سکتی ہے۔"

ہماری جماعت کے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ حقیقی عید کو قریب تر لانے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات اشاعت اسلام، تراجم قرآن مجید بزبان غیر ممالک اور تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ہم اپنی زندگی میں اس حقیقی عید کو حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

شعبہ تجنید خدام الاحمدیہ

جملہ شعبہ جات میں شعبہ تجنید کو اس لحاظ سے اہم پوزیشن حاصل ہے کہ باقی تمام شعبہ جات کا کام اس شعبہ کی صحت پر منحصر ہے۔ مثلاً

(ا)۔ اجلاسات میں خدام کی حاضری۔ (ب) مرکزی سالانہ امتحانات۔

(ج)۔ نمازوں میں حاضری کی تعداد (د)۔ مرکزی تربیتی کلاس۔

(ر)۔ سالانہ اجتماع میں خدام کی نمائندگی۔

(ح)۔ مرکزی چندہ جات۔

یہ سب امور تجنید پر موقوف ہیں۔ اگر خدام کی صحیح تعداد کا ہی علم نہ ہو تو باقی امور صحیح طور پر سرانجام نہیں پا سکتے۔ لہذا رجسٹر تجنید جس میں خدام کے نام بمع ولدیت و دیگر ضروری کوائف درج کرنے ضروری ہیں ابھی سے تیاری کریں۔ نیز مرکز سے مطبوعہ فارم فہرست تجنید طلب فرما کر ان پر تمام کوائف درج کر کے مرکز میں بھیج دیں۔

اپنی مجلس میں نئے آنے والے خادم اور اپنی مجلس سے جانے والے خادم کے بارے میں مرکز کو اطلاع دیا کریں۔ جہاں وہ تبدیل ہو کر گیا ہے وہاں کا پتہ لکھیں تاکہ مرکز متعلقہ مجلس کو اطلاع کر سکے۔

شعبہ تجنید کا ایک سرکلر مجالس کو بھیجا جا رہا ہے۔ اس کے مطابق عمل کریں۔ فہرست تجنید کے مطبوعہ فارم بھی عنقریب بھیج دیئے جائیں گے۔ آپ اپنا مقامی ریکارڈ مکمل کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے لڑکے عزیزم انور احمد گھمن ایم ایس سی حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر سیرالیون (مغربی افریقہ) جا رہے ہیں سفر کے کاغذات کی تیاری میں کچھ روکیں پڑ رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان روکوں کو جلد دور کر دے اور عزیز موصوف کو سفر میں بھی اور وہاں سیرالیون میں بھی اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور اپنے مفوضہ فرائض کو تندہی سے ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

۲۔ میرے ایک عزیز دوست محمود احمد صاحب اپنے فرائض منصبی کے سلسلہ میں اس وقت مشرقی پاکستان میں مقیم ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(چوہدری) فیض احمد گھمن ریکرٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئیے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئیے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۵۴۸

میں جنت بیگم زوجہ رانا محمد عبداللہ خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی ساکن ملتان ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۱۰/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے جو خاوند سے وصول لیا ہوا ہے۔

۲۔ زیور طلائی وزنی تین تولہ مالیتی -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: جنت بیگم ملتان
گواہ شد: محمد اسلم طاہر پسر وصیت کنندہ
گواہ شد: برکت اللہ محمود مربی سلسلہ احمدیہ ملتان

مسل نمبر ۲۰۵۴۹

میں عبدالعزیز ولد امام الدین قوم راجپوت پیشہ بیکار عمر ۸۳ سال بیعت ۱۷/۷/۱ ساکن باغبانپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۷/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:

(۱) ایک عدد مکان واقع باغبانپورہ لاہور مالیتی -/۴۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبدالعزیز باغبانپورہ لاہور
گواہ شد: عبدالرحمن صدر جماعت احمدیہ حلقہ باغبانپورہ۔ لاہور
گواہ شد: چوہدری محمد یعقوب صدر جماعت احمدیہ فیکٹری ایریا۔ لاہور

مسل نمبر ۲۰۵۵۰

میں امیر بیگ ولد کرم بیگ قوم مغل پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی ساکن چک ۷۵/۲۲ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۱۰-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

(۱) زرعی اراضی واقع چک ۷۵/۲۲ ۱۲ گھماؤں مالیتی -/۱۲۰۰۰ روپے (۲) زرعی اراضی واقع چک رشید والا ۸ گھماؤں مالیتی -/۱۶۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

علاوہ ازیں اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: امیر بیگ
گواہ شد: سید محمد صدر جماعت احمدیہ چک ۷۵/۲۲ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: محمد شفیع سیکرٹری مال چک ۶۴۶ ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۲۰۵۵۱

میں مرزا قمر احمد ولد محترم مرزا ظفر احمد صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی ساکن ڈھاکہ ضلع ڈھاکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ روپیہ جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مرزا قمر احمد
گواہ شد: مرزا عزیز احمد ربوہ
گواہ شد: مرزا نعیم احمد ربوہ

اجتماع ۱۹۷۲ء کا پروگرام

انشاء اللہ ۱۹۷۲ء میں لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہو جائیں گے اس لئے آئندہ سال کے پروگرام کے متعلق اس سال اجتماع پر جو فیصلے ہوئے تھے وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ تا تمام لجنات اور خواتین ان کی روشنی میں تیاری کریں۔

۱۔ یہ اجتماع وسط نومبر ۱۹۷۲ء میں منعقد کیا جائے گا۔

۲۔ اس موقع پر تقریری مقابلہ جات ختم کئے جائیں۔ اس کی بجائے ایسی تقاریر ہوں اور مقالے پڑھے جائیں جو لجنہ اماء اللہ کی تاریخ کے مختلف ادوار پر روشنی ڈالتے ہوں۔ یا ان خواتین کے حالات زندگی پر تقاریر ہوں جو لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی کارکنات تھیں

۳۔ اس موقع پر ایک مشاعرہ منعقد کیا جائے اور صرف وہی نظمیں پڑھنے کی اجازت ہوگی جن میں لجنہ اماء اللہ کی تاریخ اور کارہائے نمایاں کا تذکرہ ہو

۴۔ ایک انعامی تحریری مقابلہ منعقد کیا جائے۔ جس کا موضوع "لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ مختصر تاریخ" ہو۔

۵۔ بیرون پاکستان لجنات کے حالات پر بھی مضامین پڑھے جائیں۔ جو ان کی نمائندگان خود پڑھیں۔

۶۔ ہر لجنہ اماء اللہ اپنے ضلع کا اجتماع لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع سے قبل منعقد کرے اور اس میں ایسی تقاریر کی جائیں جن میں پبلک کو لجنہ اماء اللہ کے نام، مقاصد اور کاموں سے روشناس کروایا جائے۔

۷۔ ایک مجلہ بطور یادگار اس موقعہ پر شائع کیا جائے جو نصف انگریزی میں ہو اور نصف اردو میں ہو۔

۸۔ تمام لجنات اس اجتماع کو بارونق اور مفید بنانے کے لئے تجاویز بھجوائیں۔

۹۔ کھیلوں کا بھی پروگرام منعقد کیا جائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
نور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ مردوں عورتوں سب کے لئے یکساں مفید ہے
قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۲۳

زد جام عشق اعضاء اور پٹھوں کیلئے لاجواب ٹانک نیز جسمانی طاقت میں بے مثال ہے، ایک ماہ کورس ۶۰ گولی ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا

بھارت کے حملہ سے انتہائی سنگین صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ صدر یحییٰ کا اعلان

راولپنڈی ۲۳ نومبر۔ صدر مملکت جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے مشرقی پاکستان پر اعلانِ جنگ کے بغیر بھارتی فوجوں کے حملہ کے بعد ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے۔ کل صبح ایک صدارتی اعلان جاری کیا گیا جس میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان پر بیرونی جارحانہ حملہ کے نتیجہ میں انتہائی سنگین اور ہنگامی حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے صدر مملکت نے ۲۵ مارچ کے فرمان اور عبوری آئین کے تحت حاصل شدہ اختیارات کے تحت ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان جاری کیا ہے۔

ایک سرکاری ترجمان نے کل صدر کے ہنگامی حالات کے اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اب حکومت کو ان اختیارات کے علاوہ جو اسے مارشل لاء کے تحت حاصل ہیں مزید اختیارات مل گئے ہیں نئے اختیارات میں دوسری چیزوں کے علاوہ پریس سنسر شپ اور پاکستانیوں کی جنگی کاموں کے لئے طلبی بھی شامل ہے تاہم اس کا مقصد جنگ کا رسمی اعلان نہیں ہے ترجمان نے کہا بھارت نے ہم پر حملہ کر دیا ہے ہم جوابی کارروائی کر رہے ہیں صدر کے اعلان کو اس پس منظر میں دیکھا جانا چاہیئے۔

محاذ جنگ کی تازہ ترین صورت حال

بھارتی فوجوں نے رنگ پور اور کومیلا میں پاکستان کے خلاف دو اور محاذ کھول دیئے اس زبردست حملہ کے لئے بھارت ۱۲ ڈویژن فوج اور فضائیہ کے بارہ سکوڈرن طیارے استعمال کر رہا ہے۔

کومیلا سیکٹر

بھارتی سورماؤں نے کل کومیلا سیکٹر میں اکھوڑہ کے علاقے پر زبردست حملہ کر دیا پاکستان کی شیر دل فوج نے دشمن پر کاری ضرب لگائی اور ۱۹ پنجاب بٹالین کا صفایا کر دیا دشمن ۹۳ لاشیں اور بھاری تعداد میں اسلحہ اور گولہ بارود چھوڑ کر پسپا ہو گیا۔

سلہٹ سیکٹر

سلہٹ میں زبردست کوششوں کے باوجود دشمن صرف دو میل پاکستانی علاقے کے اندر جا سکا ہے۔ اس سیکٹر میں بھی کئی چوکیاں بھارت سے چھین لی گئی ہیں۔

چٹاگانگ سیکٹر

چٹاگانگ کے پہاڑی علاقے میں صورت حال جوں کی توں ہے۔ دشمن کی فوج پاکستان کے علاقے میں گھس نہیں سکی۔ ہمارے بہادر اور شیر دل جوان زبردست مزاحمت کر رہے ہیں۔

جیسور سیکٹر

اس سیکٹر میں دشمن چھ میل اندر گھس آیا ہے اور اس نے چاگاچھا کے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے لیکن ہماری بہادر فوج نے کئی چوکیاں کل واپس لے لی ہیں۔ بھارتی فضائیہ کے آٹھ روسی نیٹ طیاروں نے کل جیسور سیکٹر میں پاکستانی علاقے کے اندر گھس کر ہمارے تین سیبر طیاروں پر حملہ کر دیا۔ ہمارے شاہین صفت ہوا بازوں نے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور دو طیاروں کو مار گرایا۔ ہمارے دو طیارے واپس نہیں آسکے۔ بھارتی توپ خانہ جیسور کے ایئرپورٹ پر روسی ساختہ کی توپوں سے شدید گولہ باری کر رہا ہے اس کے باوجود ہوائی اڈہ استعمال کیا جا رہا ہے

ہم مسلمان پہلے پیشہ ور اور سائنس دان بعد میں ہیں

طلبہ کو اپنے اندر نظم و ضبط اور یک جہتی کی روح پیدا کرنی چاہیئے

تعلیم الاسلام کالج یونین کی افتتاحی تقریب سے ڈاکٹر اسرار الحق وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی لائل پور کا خطاب

ربوہ۔ ملک کے مشہور ماہر تعلیم اور زرعی یونیورسٹی لائل پور کے وائس چانسلر ڈاکٹر اسرار الحق صاحب نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو مسلمان پہلے پیشہ ور اور سائنس دان بعد میں سمجھنا چاہیئے۔ اس طرح ہم اسلامی اصولوں اور قوانین پر احسن پیرائے سے عمل کر سکیں گے۔ آپ نے اتحاد تنظیم نظم و ضبط اور یک جہتی پر بھی زور دیا۔ آپ نے فرمایا ہمارا ملک جس نازک دور میں سے گزر رہا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اندر اتحاد تنظیم نظم و ضبط اور یک جہتی کی روح پیدا کریں۔ ان خیالات کا اظہار آپ نے گذشتہ روز تعلیم الاسلام کالج یونین کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ تعلیم الاسلام کالج یونین کی یہ افتتاحی تقریب ۱۶ نومبر ۱۹۷۱ء کو چار بجے سہ پہر کالج ہال میں منعقد ہوئی جس میں ڈاکٹر اسرار الحق وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی لائل پور نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی

افتتاحی تقریب کا آغاز

تعلیم الاسلام کالج یونین کی افتتاحی تقریب کا آغاز چار بجے سہ پہر مہمان خصوصی کی آمد پر ہوا۔ پہلے مہمان خصوصی ڈاکٹر اسرار الحق وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد انچارج کالج یونین اور سالِ رواں کی یونین کے عہدیداران کے ہمراہ جلوس کی صورت میں ہال میں تشریف لائے۔ مہمانِ خصوصی کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے طالب علم منصور الحق نے کی بعد ازاں پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود شاہد انچارج یونین نے مہمان خصوصی کا تعارف کرواتے ہوئے ان اہم اور قابل قدر مساعی کا ذکر فرمایا جو آں محترم نے سائنس اور تعلیم کے میدان میں سر انجام دیں۔ اس کے بعد انچارج یونین کی درخواست پر مہمانِ خصوصی نے کالج یونین کے سالِ رواں کے صدر طارق بشیر اور سیکرٹری ظہیر احمد خان کو صدر اور سیکرٹری کے مخصوص گاؤن پہنا کر افتتاحی رسم سر انجام دی۔ اس کے بعد آپ نے کالج یونین کے نئے صدر طارق بشیر کی درخواست پر طلبہ سے خطاب فرمایا۔

آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ کالج یونین طلبہ کی نمائندہ ہوتی ہے یونین طلبہ کی بہتری کے لئے جو کام کرتی ہے اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ۱۔ حصول علم ۲۔ اچھی صحت اور اچھا کھلاڑی بنانے کے گر ۳۔ نظم و ضبط اور مطابقت پیدا کرنا۔

آپ نے فرمایا میرے چھوٹے دوستو! آپ مستقبل کے لیڈر ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے آپ محنت سے کام کریں۔ اور اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ بنائیں اپنے تعلیمی معیار کو اونچا کریں۔ زیادہ سے زیادہ پیریڈ پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ اس کے ساتھ اپنے تعلیمی اور امتحانی معیار کو بھی اونچا کریں نیز اس کے لئے موزوں اور سازگار حالات پیدا کریں۔ آپ مسلمان پہلے پیشہ ور اور سائنس دان بعد میں ہیں ایک سچا مسلم ہمیشہ ایک با اصول زندگی گزارتا ہے۔

مرتبہ عرفان احمد خان

636
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاولنگر

… نمبر ۵۲۵